

محمد اعلیٰ تھانوی اور کتب الاصلیات والقنون

زائدہ نسرن سلہری

مولانا محمد اعلیٰ بن حامد بن صابر الحنفی العمری التھانوی کے نام میں اختلاف ہے۔ کشاف الاصلیات والقنون کے سرورق پر نام "اعلیٰ" لکھا ہے مگر کتاب کے اندر علی لکھا ہوا ہے۔ اس طرف ڈاکٹر زبیر احمد نے بھی اپنی کتاب "عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ" میں قارئین کی توجہ مبذول کرائی ہے^(۱) غالب خیال یہی ہے کہ یہ طباعت کی غلطی ہے۔ بروکلان نے مولینا کا نام اعلیٰ ہی لکھا ہے لیکن کتاب کے نام میں کشاف کی جگہ کشف درج کیا ہے۔ ڈاکٹر زبیر احمد کے مطابق کتب خانہ بانٹی پور پٹنہ کی فہرست کے مرتب نے مصنف کا نام علی لکھا ہے۔ بستانی نے بھی دائرہ معارف میں آپ کا نام علی ہی لکھا ہے۔^(۲)

تذہبت الخواطر میں "شیخ فاضل محمد اعلیٰ بن علی بن حامد بن صابر الحنفی العمری التھانوی" پر نام لکھا ہے^(۳) جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علی ان کے والد زرارہ گوار کا نام تھا جن کو مولینا اپنا استاد بھی بتاتے ہیں اور جن سے نحو و ادب کی کتابیں پڑھیں۔ اعلیٰ ان کا اپنا اصل نام ہے۔

مولینا محمد اعلیٰ تھانوی تھانہ جموں ضلع مظفر گڑھ (انڈیا) کے رہنے والے تھے اور اپنے زمانے کے بڑے فاضل اور حید عالم تھے^(۴)۔ مولینا عالمگیر کے عہد میں تھانہ جموں کے قاضی تھے۔ ان کی انگلشی کا نقش یہ تھا۔

"خادم شرع والا محمد اعلیٰ"

اور وہ تھانہ جموں ہی میں مدفون ہیں^(۵)۔

مولینا راجال العلم میں سے تھے۔ انہوں نے نحو اور عربی کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور اس میں گہری نظر اور مہارت پیدا کی۔ پھر ذخائر علوم حکمیہ کے حاصل کرنے میں منہمک ہو گئے۔ وہ اساتذہ سے تحصیل

پرانحصار نہ کر سکے۔ چنانچہ انہوں نے خود بہت سی کتابیں جمع کیں اور ایک مدت ان کتب کے مطالعے میں جو ان کے پاس موجود تھیں صرف کی۔ آپ نے جگہ جگہ سے مصطلحات کو اکٹھا کیا اور ایک جامع تصنیف میں ان کو مرتب کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی قبر کے پاس بیٹھ کر مطالعہ کرنے سے دیتیں معانی کاشف ہوتا ہے۔^(۷)

مولانا تھانوی اپنی کتاب کشف الاصطلاحات و الفنون کے مقدمہ میں یوں رقمطراز ہیں۔
 جب میں اپنے استاد اور والد ماجد کی خدمت سے تمام علوم پڑھ کر فارغ ہوا تو میں نے تمام فلسفیانہ علوم اور ریاضی، علم حساب، ہندسہ، اصطلاح، ہیئت، طبیعیات اور الہیات جیسے علوم کے ذخائر کی جانب ان کے حصول کے لئے جدوجہد کی۔ مجھ پر تمام علوم میں اپنے اساتذہ سے کوئی مدد نہ ملی۔ تو پھر میں نے اپنے وقت کا ایک بڑا حصہ ان کتابوں کے مطالعے میں صرف کرنا شروع کر دیا جو میرے پاس موجود تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن کو کشادہ فرمایا اور میں نے ایک مصطلحات پر مشتمل کتاب کو دوران مطالعہ اقتباس کی شکل دے دی۔^(۸)

مولانا کی دو تصانیف کا پتہ چل سکا ہے۔

۱۔ کشف الاصطلاحات و الفنون۔

۲۔ دوسری قابل قدر تصنیف اراضی ہند سے متعلق ہے۔ جس کا مخطوطہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے

کتب خانے میں ہے۔^(۸)

کشف الاصطلاحات و الفنون

مولانا محمد اعلیٰ تھانوی صاحب کی کتاب کشف الاصطلاحات و الفنون چار ضخیم جلدوں میں

ایک قسم کی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ یہ کتاب ۱۸۴۵ء/۱۱۵۸ھ میں عربی زبان میں لکھی گئی۔ یہ چاروں جلدوں

کلکتہ سے ۱۸۴۸ء میں چھپ گئی ہیں جس کا اتہام ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ نے کیا۔^(۹)

اس کتاب کو انہوں نے دو فنون میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا فن الفاظ عربیہ پر

مشتمل ہے اور دوسرا فن الفاظ عجمیہ پر۔ تھانوی صاحب نے علوم مدونہ کا ذکر مولانا محمد اعلیٰ تھانوی

میں کیا ہے۔ مدرسہ عالیہ کے ایک فاضل مدرس وجیہ صاحب نے اس کی تصحیح کی اور اس میں کچھ اضافے بھی کئے۔^(۱۱)

شیخ محمد علی کی یہ کتاب اگرچہ تمام اصطلاحات کا احاطہ نہیں کرتی تاہم اس کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کتاب بلاشبہ علمی مصطلحات کا ایک عظیم دائرہ معارف ہے۔ شیخ صاحب کو جیسا کہ مقدمہ میں انہوں نے ذکر کیا ہے یہ شدید احساس تھا کہ مختلف علوم و فنون کی فنی اصطلاحات کے بارے میں کوئی جامع کتاب موجود نہیں۔ پھر ایک ہی اصطلاح دو یا اس سے زائد فنون میں مستعمل ہے اور ہر جگہ اس کا مفہوم جدا ہے۔ اس لئے انہوں نے ایک ایسی کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا جس میں تمام فنی اصطلاحات کا ہر علم کے اعتبار سے احاطہ کیا جائے تاکہ طالبان علم و دانش جب فارغ التحصیل ہو کر درس و تدریس یا تصنیف و تالیف میں مشغول ہوں تو انہیں شیوخ و اساتذہ کی بار بار ضرورت نہ پڑے۔^(۱۲)

مولانا شیخ محمد علی تھاڑوی اپنی کتاب کشف الاصطلاحات و الفنون کے مقدمہ میں ذکر کرتے ہیں: ”میں نے ایک مصطلحات پر مشتمل کتاب کو دوران مطالعہ اقتباس کی شکل دے دی اور اس کے بعد میں نے اس کو علیحدہ علیحدہ مختلف ابواب میں ترتیب دے کر حروف تہجی کے ساتھ لکھا تاکہ ہر فن کی اصطلاح کا نکالنا آسان ہو جائے۔ پس اس طرح میں نے ایک جامع کتاب کو ترتیب دے دیا۔ اور جب میں اس کی نظر ثانی سے ۱۱۵۸ھ میں فارغ ہوا تو میں نے اس کا نام کشف الاصطلاحات و الفنون رکھا۔“^(۱۳)

اس کتاب کی طباعت ۳۳ محرم ۱۲۷۸ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۸۶۱ء کو مکمل ہوئی۔^(۱۴)

کشف اور دیگر کتب مصطلحات کا موازنہ

زیر نظر کتاب اپنی ترتیب کے لحاظ سے اور تصنیفی اسلوب کے اعتبار سے بقید کتب مصطلحات اور کشفات سے مختلف ہے۔ دیگر کتب کے ساتھ اس کا موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف نے اپنے مقدمہ میں جو دعویٰ کیا ہے کہ ان کی کتاب کشف کے طریق پر لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے پہلی کتاب ہے جو کہ تمام علوم مدونہ و غیر مدونہ، آلیہ و عالیہ، عقلیہ و نقلیہ، حقیقیہ و غیر حقیقیہ کی

اصطلاحات پر مشتمل جامع اور حاوی کتاب ہے تو ان کا یہ دعویٰ دیگر کتب مصطلحات کے مطالعے کے بعد صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے مولینا کی اس تصنیف سے پہلے ہر علم و فن سے متعلق علیحدہ علیحدہ کتابیں اور مصطلحات فنون کی کتابیں لکھی جاتی رہی تھیں۔ مثلاً طب میں بحر الجواہر یا حدود الامراض اور تصوف میں لطائف اشرفیہ جیسی کتابیں دراصل مولینا تھانوی کی اس تصنیف سے پہلے تمام مصطلحات علم لغت کے ذیل میں آیا کرتی تھیں اور علم لغت کا ایک شعبہ سمجھی جاتی تھیں۔ یا پھر کتب طبقات حکماء و فلاسفہ، کتب تاریخ علوم و فنون، علماء و فلاسفہ کی سوانح اور مختلف علوم و فنون کی تعریفات کے ذیل میں اصطلاحات کا ذکر کیا جاتا تھا۔ جیسے ابن ندیم کی کتاب الفہرست، ابن الصبیح کی طبقات الاطباء و الحکماء، قفطی کی اخبار الحکماء، ابوالعشر البلیخی کی کتاب الالوف وغیرہ وغیرہ۔ بعد میں بعض اصحاب علم نے متذکرہ مآخذ سے علیحدہ علیحدہ کر کے کچھ ایسی کتابیں تالیف کیں جن میں ہر فن اور ہر علم کی مصطلحات کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ مولینا تھانوی صاحب نے سب سے پہلے مصطلحات علوم و فنون کی ایک جامع کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے تمام علوم کی مصطلحات پر مشتمل ایک جامع کتاب تصنیف کی۔ اس لئے مولینا کی اس کتاب کو تمام کثافات اور انسائیکلو پیڈیک کتابوں میں ایک بڑا مقام اور اولیت کا درجہ حاصل ہے۔

مولینا کی اس کتاب کثافات الاصطلاحات کے بعد تمام علوم و فنون کی جامع مصطلحات پر مشتمل کتابوں کی تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مثلاً مفتاح السعادة، دستور العلماء، مطالعہ العلوم فی بحر الفنون وغیرہ وغیرہ۔ ان کتابوں میں تمام علوم و فنون کی جامعیت کا لحاظ رکھا گیا۔ لیکن مفتاح السعادة کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے مقابلے میں کثافات کی ترتیب زیادہ اچھی ہے۔ مثلاً کثافات میں اصطلاحات کی تخریج کا اسلوب دو طریقوں پر رکھا گیا ہے۔

۱۔ الالفاظ العربیہ - ۲۔ الالفاظ العجمیہ - اس کے علاوہ ایک نہایت مبسوط مقدمہ

بھی ہے جو کم و بیش اٹھاون صفحوں میں پھیلا ہوا ہے۔ جس میں تدوین علوم، تقسیم علوم، تشریح علوم اور آداب تشریح علوم جیسے ضروری موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے

کہ فاضل مصنف نے مطالعے اور عرق ریزی کے بعد اپنی کتاب شائقین علم کے لئے مفید سے مفید تر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس کے برعکس مفتاح السعادة کی ترتیب اگرچہ نہایت مبسوط ہے، یعنی تنوع مصطلحات کے لئے ہر فن کے کئی درجے ہیں، ان کے ذیل میں مختلف شعبے اور پھر ان کے ماتحت مختلف فصول، مقدمات اور ذیلی عنوانات ہیں۔ لیکن اس کی افادیت کثاف کے اعتبار سے بدرجہا کم ہے۔ اس لئے کہ اس کتاب میں مصطلحات کے علاوہ جو کم و بیش مواد کے اعتبار سے کثاف جتنا ہی ہے کوئی علمی مقدمہ شامل نہیں کیا گیا۔ کثاف کے طریق پر لکھی گئی کتابوں میں دستور العلماء بھی ایک قابل ذکر کتاب ہے جس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب مذکورہ بالا دونوں کتابوں کے مقابلے میں علمی توازن کے اعتبار سے کمزور ہے۔ کیونکہ اس کی ترتیب جو حروف تہجی کے اعتبار سے کی گئی ہے اس میں لغت کی عام کتابوں کے طرز پر مواد کو جمع کر دیا گیا ہے۔

حوالہ جات

- ۱- عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ : ڈاکٹر زبید احمد مترجم شاہ حسین، ۴۰۵ -
- ۲- ایضاً . نزہت الخواطر، ۶ : ۲۷۸ -
- ۳- نزہت الخواطر، ۶ : ۲۷۸ -
- ۴- تذکرہ علمائے ہند، مولوی رحمان علی : ۵۸۸ - نزہت الخواطر، ۶ : ۲۷۸
- ۵- تاریخ ادبیات عربی جلد دوم مقالہ ڈاکٹر ظہور احمد انصاری، ۳۳۰ -
- ۶- نزہت الخواطر، ۶ : ۲۷۸ -
- ۷- کثاف الاصطلاحات والفنون : محمد اعلیٰ حقانوی، مقدمہ -
- ۸- تذکرہ علمائے ہند : مولوی رحمان علی ۵۸۸ -
- ۹- ایضاً -

- ۱۰- نزہت الخواطر، ۶ : ۲۷۸۔
- ۱۱- تاریخ ادبیات عربی جلد دوم : مقالہ ڈاکٹر ظہور احمد ظہر، ۳۳۰۔
- ۱۲- کشف الاصطلاحات والفقون : محمد اعلیٰ تقازی، ۱ : مقدمہ۔
- ۱۳- کشف الاصطلاحات والفقون : محمد اعلیٰ تقازی، ۳ : صفحہ آخر۔

اعلان

میں "جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض" کے زیر نگرانی چودہویں صدی کے ہندوستانی
 وپاکستانی مفسرین اور ان کی تفسیریں کے موضوع پر ایک مقالہ لکھ رہا ہوں۔ جن حضرات نے تفسیر پر کام
 کیا ہو وہ اپنا مختصر تعارف ارسال کریں اور اگر کوئی مطبوعہ کام ہو تو اس کی ایک کاپی ارسال کریں تاکہ اس
 پر تبصرہ کیا جاسکے۔

پتہ۔ محمد عبدالرشید ندوی، پوسٹ باکس نمبر ۴۳۶، کلکتہ، اعلیٰ الدین الریاض سعودی عربیہ۔